عائلی قوانین کی دفعہ بندی:

متنِ قانونِ ثبوتِ نسب (پہلی قسط)

مفتی شعیب عالم
اُستاذ و مفتی دار الافتاء جامعہ

عائلی قوانین میں سے ثبوتِ نسب کے احکام کا دفعہ بند مجموعہ پیش خدمت ہے۔ اختصار کے پیشِ نظر دفعات کی تشریحات، متعلقہ مسائل، حوالہ جات، مذاہب اسلامیہ، وطن عزیز اور اسلامی ممالک میں رائج قوانین کو اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ فقہِ اسلامی کے ابواب میں سے خاص طور پر عائلی قوانین کی صیغہ بندی کی ضرورت اس لیے بھی پیش آئی کہ پاکستان میں مسلم پرسنل لاء (شریعت) اطلاق ایکٹ ۱۹۶۲ء مسلمانوں پر اُن کے شخصی قوانین کے سلسلے میں شریعت (فقہ اسلامی) کو نافذ ٹھہراتا ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے اور فقہِ اسلامی کو رائج عدالتی اُسلوب میں ڈھالنے کے لیے شخصی قوانین کی دفعہ بندی کی گئی ہے، جو اُمید ہے کہ طلبہ، علماء، وکلاء اور ججز سمیت عام فقہِ اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے بھی مفید ہوگی۔ فیملی لاء کی دفعہ سازی پر اس سے پہلے جن اہلِ علم نے کام کیا ہے، ان کا کام اگرچہ وقیع اور قابل قدر ہے، ان کو سبقت کی فضیلت بھی حاصل اور اُمتِ مسلمہ ان کی مشکور ہے۔ مگر اللہ پاک کی ذات سے امید ہے کہ یہ کاوش زیادہ دقیق و عمیق اور مفصل و جامع ثابت ہوگی۔ وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز۔ (شعیب عالم)

باب اول

متنِ قانونِ ثبوتِ نسب

(ثبوتِ نسب کے متعلق قرآن وسنت پر مبنی قانون)

تمہید:

ہرگاہ کہ قرینِ مصلحت ہے کہ ثبوتِ نسب سے متعلق قرآن وسنت کے احکامات، اُن پر مبنی فقہی اجتہادات و جزئیات اور جدید تحقیقات کو عصری قوانین کے قالب میں ڈھالا جائے، تاکہ شریعت اور آئین کے اغراض و مقاصد میں سے تحفظِ نسل کا اہم مقصد حاصل کیا جائے، باشندگانِ وطن میں سے ہر ایک کو

شناخت و پہچان حاصل ہو، اس کے معاشرتی وقار اور سماجی حیثیت کا تعین ہو، عفت وعصمت کا تحفظ ہو، خاندان کا ادارہ مضبوط و مستحکم ہو، نسلِ انسانی کی بقا اور صحیح النسبی کی صورت میں مملکتِ خداداد کے ہر فرد کو وہ معاشرتی عزت ووقار اور جائز مقام ومرتبہ حاصل ہو، جس کا وہ انسانیت، شریعت اور آئین وقانون کی رو سے مستحق ہے، علی الخصوص تعینِ نسب کی وجہ سے قرابتوں اور رشتوں کی پہچان ہو اور ہر شخص اپنے ذمہ واجب الاداء فرائض اور قابلِ حصول حقوق سے آگاہ ہو، لہٰذا بذریعہ ہٰذا درج ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

دفعہ۔ 1 مختصر عنوان، وسعت اور نفاذ:

الف۔ یہ قانون قانونِ ثبوتِ نسب کہلائے گا۔

ب۔ اس قانون کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جو آئین کے تحت مجاز فرد، ادارہ یا ہیئت جیسی صورت ہو، اس کے لیے تجویز کرے۔

دفعہ۔ 2 تعریفات:

اس قانون میں تاوقتیکہ سیاق وسباق عبارت سے کچھ اور مطلب ومفہوم نہ نکلتا ہو، درج ذیل الفاظ کے وہی معنی لیے جائیں گے جو بذریعہ ہٰذا بالترتیب ان کے لیے مقرر کیے گئے ہیں، یعنی:

(1) نکاح

مرد وزن کے مابین مخصوص شرعی شرائط کے تابع وجود میں آنے والے ایک ایسے معاہدے کا نام ہے، جس کے تحت فریقین کے مابین صنفی تعلقات روا، پیدا ہونے والی اولاد کا نسب درست اور باہم حقوق وفرائض عائد ہو جاتے ہیں۔

(2) نکاحِ صحیح

ایسا نکاح جو اپنے تمام ارکان اور ضروری شرائط کی بجا آوری کے ساتھ انجام دیا گیا ہو۔

(3) نکاحِ فاسد

وہ ہے جس میں صحتِ نکاح کی شرائط میں سے کوئی شرط یا شرائط مفقود ہوں، بالفاظِ دیگر جس میں صحتِ نکاح کی کسی شرط یا شرائط کی تعمیل نہ کی گئی ہو۔ قبل الدخول اس کا وہی حکم ہے جو نکاح باطل کا ہے۔

(۴) نکاحِ باطل

جو از روئے شرع کالعدم اور سرے سے منعقد ہی نہ ہو۔ نکاحِ باطل نتیجے کے لحاظ سے بے اثر

رہتا ہے اور اس سے فریقین کے درمیان کوئی ازدواجی حق قائم نہیں ہوتا۔

(5) شبہ

جو ثابت نہ ہو، مگر ثابت کے مشابہ ہو۔

(6) شبہۃ المحل

جو شبہ محل کو حلال قرار دینے والی دلیل کی بنا پر پیدا ہو، وہ ''شبہۃ المحل'' ہے۔ اس کو شبۂ ملک، شبۂ مملوک، شبۂ حکمیہ بھی کہتے ہیں، اس کی مثال بیٹے کی باندی سے وطی کرنا ہے۔

(7) شبہۃ العقد

عقد صورۃً موجود ہو، لیکن حقیقۃً موجود نہ ہو، جیسے محارم سے نکاح کر کے وطی کی جائے۔

(8) شبہۃ الفعل

جس شخص پر حرمت اور حلت مشتبہ ہو جائے اور وہ اپنے قصورِ فہم کی بنا پر غیر دلیل کو جواز کی دلیل سمجھ کر ارتکاب کر بیٹھے۔ اس قسم کی مثالیں جیسے: طلاق بائن کی عدت میں بیوی سے صحبت کرنا، اسی طرح باپ کی یا زوجہ کی باندی سے جماع یا طلاق بالمال دینے کے بعد مطلقہ سے جماع کرنا، وغیرہ۔

(9) فراش

عورت ایک ہی شخص کے واسطے بچے پیدا کرنے کے لیے متعین ہو۔ نکاحِ صحیح میں ثبوتِ فراش کا مطلب ہے کہ استقرارِ حمل کے وقت زن وشو میں زوجیت کا رشتہ قائم تھا، اس لیے عقدِ نکاح سے فراش کا بھی تعین ہو جاتا ہے اور حمل کے لیے نقطۂ آغاز بھی قرار پاتا ہے۔

نکاحِ فاسد میں مفتیٰ بہ قول کے مطابق فراش کا تحقق ''دخول'' سے ہوتا ہے، اس لیے حمل کی مدت بھی دخول کے بعد محسوب ہوتی ہے۔

(10) ولد الملاعنۃ:

وہ بچہ جس کی ولدیت لعان کی کارروائی کے سبب مجاز عدالت نے باپ سے قطع کر دی ہو۔

(11) عدت

نکاح کے آثار کے خاتمے کے لیے شریعت نے عورت کے واسطے جو مدت مقرر کی ہے، اس کا نام ''عدت'' ہے یا نکاح یا شبہ نکاح کے زوال کے بعد عورت کا ایک مدت تک انتظار کرنا ''عدت'' کہلاتا ہے۔

(12) مراہقہ

قریب البلوغ لڑکی جس سے جماع ممکن ہو۔

(13) مراہق

قریب البلوغ لڑکا، جو بلوغ کی اقل مدت کو پہنچ چکا ہو، مگر بلوغ کی کوئی علامت نہ پائی جاتی ہو۔ بلوغت کی اقل مدت لڑکی کے لیے نو سال، لڑکے کے لیے بارہ سال اور اکثر مدت دونوں کے لیے پندرہ سال ہے۔

(14) کبیرہ

بالغہ لڑکی مراد ہے۔

(15) آیسہ

جس کو صغر سنی یا کبر سنی کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا پاکی کے ایام کی طوالت کی وجہ سے، شریعت اس کو بحکمِ آیسہ گردانتی ہو۔

(16) مدخولہ

جس عورت سے اس کے شوہر نے حقیقی طور پر صحبت کی ہو۔

(17) غیر مدخولہ

جس عورت سے اس کے شوہر نے حقیقی صحبت نہ کی ہو، اگرچہ خلوتِ صحیحہ ہوچکی ہو۔

(18) بینونت

رشتۂ نکاح کا منقطع ہونا مراد ہے۔

(19) بینونتِ صغریٰ

قطع زوجیت کی ایسی صورت جس میں بدون حلالۂ شرعیہ صرف تجدیدِ نکاح سے رشتۂ زوجیت بحال ہوسکتا ہو۔

(20) بینونتِ کبریٰ

جس میں حلالۂ شرعیہ کے بغیر بائنہ سے تجدیدِ نکاح ممکن نہ ہو۔

(21) حرمتِ غلیظہ

بینونتِ کبریٰ کی مترادف اصطلاح ہے۔

(22) رجعت

معتدہ کو لوٹا لینا خواہ قولاً ہو یا فعلاً اور شوہر نے رجعت پر گواہان قائم کیے ہوں یا نہ کیے ہوں۔ رجعت معتدہ کے فعل سے بھی ممکن ہے۔

(23) طلاقِ رجعی

وہ طلاق مراد ہے جس میں رجعت ممکن ہو۔

(24) طلاقِ بائن

ایسی طلاق جس کے اثر سے رشتۂ ازدواج ختم ہو جائے اور مطلقہ نکاح سے نکل جائے۔

(25) معتدہ بائنہ

جو عورت طلاقِ بائن کی عدت میں ہو۔

(26) معتدہ رجعیہ

جو عورت طلاقِ رجعی کی عدت میں ہو۔

(27) معتدۃ الوفات

جو عورت شوہر کی وفات کی عدت گزار رہی ہو۔

(28) صریح طلاق

جو طلاق نیت کی محتاج نہ ہو، خواہ صریح ہو یا کنایہ۔

(29) اقرار

کسی دوسرے کے حق کے اپنے ذمہ واجب ہونے کی خبر دینے کو ''اقرار'' کہتے ہیں۔ جو شخص اقرار کرے اُسے ''مُقِر''، جس کے متعلق کسی حق کا اقرار کیا جائے، اسے ''مُقِر لہٗ''، اور جس حق کا اقرار کیا جائے اُسے ''مُقِر بہٖ'' کہتے ہیں۔

(30) بینہ

کسی معاملے کے ثبوت کے ذریعہ کو ''بینہ'' کہتے ہیں۔

(31) لعان

ایسی چار گواہیاں جو قسموں سے مؤکد ہوں، شوہر نے اپنی پانچویں گواہی میں اپنے اوپر لعنت بھیجی ہو اور عورت نے اپنے اوپر غضب کی بددعا کی ہو، شوہر کے حق میں یہ گواہیاں حدِ قذف کے قائم مقام ہیں اور بیوی کے حق میں حدِ زنا کے قائم مقام ہیں۔

(32) ولدالزنا

زنا کے سبب جس بچہ کی ولادت ہوئی ہو۔

(33) مجہول النسب

جس شخص کا نسب معلوم نہ ہو، مگر ضروری نہیں کہ وہ ولدالزنا بھی ہو۔

(34) قابلہ

دائی/ جنائی

(35) کامل شہادت

دومرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ''کامل شہادت'' ہے۔

(36) مرض الموت

ایسا مرض جس میں موت کا گمان غالب ہو اور سال گزرنے سے قبل مریض کی موت واقع ہوجائے، طویل المدت امراض اس وقت مرض الموت شمار ہوں گے جب ان کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو۔

(37) متارکت

نکاحِ فاسد میں زوجین کا یا دونوں میں سے کسی ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مراد ہے، اگرچہ جدائی دوسرے فریق کی غیر موجودگی میں ہو، اور خواہ زوجہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، تاہم مدخولہ ہونے کی صورت میں زبان سے علیحدگی کا اظہار ضروری ہے اور غیر مدخولہ ہونے کی صورت میں علیحدگی کا عزم بھی کافی ہے۔ ایک دوسرے قول کے مطابق زوجہ خواہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، دونوں ہی صورتوں میں زبان سے جدائی کا اعلان ضروری ہے۔

(38) تفریق

مجاز عدالت کا نکاحِ فاسد کی صورت میں ''زوجین کے درمیان علیحدگی کردینا'' مراد ہے۔

(39) باکرہ

جس کے ساتھ بذریعہ نکاح یا زنا کسی مرد نے صحبت نہ کی ہو، اگرچہ کھیل کود یا مرض کے سبب اس کی بکارت زائل ہوگئی ہو۔

دفعہ۔ 3 نسب کی تعریف:

نسب اس شرعی تعلق کا نام ہے جو قرابت کے سبب والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ قائم ہوجاتا ہے۔

دفعہ۔ 4 نسب کے نتائج واثرات:

قیامِ نسب کے ساتھ ہی فریقین پر حقوق وذمہ داریاں عائد ہوجاتی ہیں، جن میں وراثت ولایت، حضانت، رضاعت، کفالت اور قرابت وغیرہ کے حقوق وفرائض شامل ہیں۔

دفعہ۔ 5 نسب کے مراتب:

(1) نکاحِ صحیح میں نومولود کا نسب بغیر دعوی کے ثابت ہوگا اور بجز لعان کے نفی سے منتفی بھی نہ ہوگا۔

(2) نکاحِ فاسد میں لعان کے طریقے سے بھی نسب کی نفی ممکن نہیں، یہی حکم اُمِ ولد کا بھی ہے، البتہ محض نفی سے نسب منتفی ہوجائے گا۔

(3) باندی سے نسب بدون دعویٰ کے ثابت نہ ہوگا۔

دفعہ۔ 6 نسب کی تحویل وتنسیخ:

نسب، بعد از ثبوت، ناقابلِ انتقال وابطال اور ناقابلِ تحویل وتنسیخ ہے۔

دفعہ۔ 7 نسب کا جھوٹا دعویٰ، اقرار یا انکار:

نسب کا جھوٹا دعویٰ، اقرار یا انکار از روئے شرع حرام ہے۔

بابِ دوم

ثبوتِ نسب

فصلِ اول: مادری نسب

دفعہ۔ 8 مادری نسب کا قیام:

مادری نسب کے قیام کا انحصار محض کسی عورت سے ثبوتِ ولادت پر ہے۔

توضیح: مادری نسب وہ ہے جو فقط ماں سے ثابت ہو۔

فصل دوم: پدری نسب

دفعہ۔9 حمل کی مدت:

حمل کی اقل مدت چھ ماہ، غالب مدت نو ماہ اور اکثر مدت دو سال ہے۔

دفعہ۔10 ثبوتِ نسب کے ذرائع:

ثبوتِ نسب کے ذرائع تین ہیں:

(1) نکاح

(2) بینہ

(3) اقرار

توضیح: نکاح خواہ صحیح ہو یا فاسد، مگر باطل نہ ہونا چاہیے۔

باب سوم

نکاحِ صحیح و فاسد کی صورت میں ثبوتِ نسب

فصل اول: نکاح صحیح

دفعہ۔11 نکاحِ صحیح کی صورت میں ثبوتِ نسب:

(1) جو بچہ جائز زوجیت کے زمانہ میں تولد ہو، وہ صحیح النسب قرار پائے گا، اگر چہ باپ اس کے نسب کا اقرار یا اعتراف نہ کرے یا خاموش رہے، بہ شرط یہ کہ:

الف۔ بچہ نکاح سے چھ ماہ یا اس سے زائد مدت میں تولد ہوا ہو۔

ب۔ بچہ کو شوہر سے قرار دینا ممکن ہو بایں طور کہ وہ بالغ یا مراہق ہو۔

ج۔ زوجین کا ملاپ متصور ہو۔

درج بالا شرائط کی موجودگی میں نسب سے انکار بجز لعان کے کسی اور صورت میں ممکن نہ ہوگا۔

(2) جو بچہ نکاح سے چھ ماہ کے اندر پیدا ہو، وہ ثابت النسب نہیں قرار پائے گا، مگر یہ کہ

زنا کی صراحت کیے بغیر شوہر اس کے نسب کا دعویٰ کرے۔

دفعہ۔ 12 معتدہ رجعیہ سے ثبوتِ نسب:

(1) جو عورت طلاقِ رجعی کی عدت میں ہو، خواہ عدت حیض سے ہو یا مہینوں سے، بہ شرط یہ کہ:

الف۔ مراہقہ نہ ہو۔

ب۔ عدت گزرنے کا اقرار نہ کرتی ہو۔

اگر طلاق کے بعد دو سال یا اس سے زیادہ مدت گزرنے کے بعد بچہ جنم دے تو:

نسب ثابت سمجھا جائے گا، خواہ دو سال سے مدت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو، اور بچہ کی ولادت اس امر کا ثبوت ہوگا کہ شوہر رجوع کر چکا ہے۔

اگر طلاق کے بعد دو سال کے اندر بچہ کو جنم دے تو نسب ثابت ہوگا، تاہم ولادت سے عدت اختتام پذیر ہو جائے گی۔

(2) مطلقہ رجعیہ کبیرہ اگر عدت گزرنے کا اقرار کرتی ہے اور مدت بھی اس لائق ہے، تو ثبوتِ نسب کے واسطے لازم ہوگا کہ:

ولادت اقرار کے بعد چھ ماہ سے پیشتر مگر طلاق کے بعد دو سال کے اندر ہو، بنابریں:

جو بچہ اقرار کے چھ ماہ بعد پیدا ہو وہ ثابت النسب نہیں کہلائے گا خواہ: بچے کی ولادت طلاق کے چھ ماہ کے اندر ہوئی ہو، یا چھ ماہ سے زیادہ اور دو سال کے اندر ہوئی ہو، یا دو سال یا اس سے زیادہ مدت میں ولادت ہوئی ہو۔

شرط: عدت گزرنے کا اقرار دو شرطوں کی رعایت سے قابل قبول ہوگا:

الف۔ مدت اس لائق ہو کہ اس میں عدت گزر سکتی ہو۔

ب۔ اقرار عدت گزرنے کے فوراً بعد ہو۔

توضیح: عدت کی اقل مدت حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اُنتالیس یوم اور صاحبینؒ کے نزدیک ساٹھ یوم ہے۔ **(جاری ہے)**

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....